REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۳ جون ۱۹۱۰ء | نمبر ۲۲

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

۱۔ مبشروں کے واسطے

۱۔ مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر +
۲۔ علم الارض ۸ر +
۳۔ بائبل کی تواریخ دیلیکی ۱ عہ +
۴۔ شاگرد کی مسیحی زندگی ۱۲ر +
۵۔ پاسٹرشپ ۶ر +
۶۔ معجزات مسیح عہ +
۷۔ واعظین ازمسیحی حصہ اول و دوم و سوم عہ +
۸۔ مسیح ابن اللہ ۲ر +
۹۔ نجات کی تعلیم ۱۲ر +
۱۰۔ تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +
۱۱۔ مسیح کا نمونہ ۸ر +
۱۲۔ خاندانی فرائض ۱۲ر +
۱۳۔ اگسٹین کے اقرارات عہ +
۱۴۔ اثمار شیریں ۴ر و ۱۲ر +
۱۵۔ عیسائی مسافر عا +
۱۶۔ راہ زندگی ۱۲ر +
۱۷۔ اصلاح تمدن ۵ر +
۱۸۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۱۹۔ ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +
۲۰۔ موازنہ مذاہب ۸ر + رومن
۲۱۔ گنجینہ اسلام ۸ر + رومن
۲۲۔ سپرداے ۶ر و ۸ر +
۲۳۔ دین حق کی تحقیق ۳ر +
۲۴۔ میزان الحق ۴ر +
۲۵۔ کشف القرآن ۶ر +
۲۶۔ کشف الحقائق ۸ر +
۲۷۔ روح سے معمور زندگی ۴ر +
۲۸۔ طریق دعا +
۲۹۔ بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے
۳۰۔ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +
۳۱۔ خدا کی ہستی ۱۲ر +
۳۲۔ حقیقت مسیح ۸ر +
۳۳۔ حیات مسیح ۱۲ر +
۳۴۔ الکنڈی ۱۲ر +
۳۵۔ القاب مسیحی ۴ر +
۳۶۔ عقاید اسلامیہ ۱۰ر +
۳۷۔ اورا دسیرت المسیح ۸ر +
۳۸۔ بائبل کا الہام ۸ر، ۱۲ر +
۳۹۔ گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ وحکومت ۸ر +
۴۰۔ مسیح کے خاص دوست ۸ر +
۴۱۔ راہ نجات ۴ر +
۴۲۔ راحت القلوب ۲ر +

۴۳-عہد جدید ۸ر +
۴۴-حیات پولوس ۴ر +
۴۵-ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶-تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷-تاریخ روم ۸ر +
۴۸-ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹-مشاہیر عالم ۴ر +

۲-خاندان کیلئے کتابیں

۱-تاریخ مصر ۸ر +
۲-مرقعہ روس ۸ر +
۳-یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴-مارکوپولو-۸ر +
۵-سکندر اعظم ۲ر +
۶-یونانی تاریخ ۶ر +

۷-انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸-رومتہ الکبرٰا ۶ر +
۹-سیر ہندوستان عہ +
۱۰-شہیدان کار تھیج ۱۲ر +
۱۱-بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲-بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳-چارلس ایچ-سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴-ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت-قیمت ۳ر +
۱۵-جاپان کے حالات ۳ر و ۸ر +
۱۶-طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷-رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸-مرقع جاپان ۸ر +
۱۹-مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰-ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳-بچوں کی تلاوت کیلئے کتابیں

الیطس رفیق صلیب ۸ر +
۲-تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳-رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴-شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵-سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶-عزت بیشال ۵ر و ۸ر +
۷-چندر لیلا ۶ر +
۸-ابن حور ۸ر +
۹-زرّین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰-شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر
۱۱-چھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲-یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر +
۱۳-تارا کا احوال ۳ر +
۱۴-شاہزادہ بن داود حصہ اول و دویم عہ +
۱۵-کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱-انجیل داود ۲ر و ۴ر +
۲-اصلاح حفظان صحت ار +
۳-زراعتی اصلاح ۱۰ر +
۴-صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵-افلاس ہند کے قابل علاج واسباب ار
۶-آئینہ قرآن ۶ر +
۷-بیداری کے گیت-رومن ار +
۸-مسیح کی تعلیم-رومن اردو ۱۲ر +
۹-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی

۱۰-رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲-یسوع مسیح کون تھا-ار +
۱۳-رشیوں کا آبائی وطن-۲ر +
۱۴-اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵-خدائے اسلام-۲ر +
۱۶-ینابیع القرآن-۳ر +
۱۷-الکفارہ-۶ پائی +

۱۸-دین اسلام-ار +
۱۹-روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰-ینابیع الاسلام-۸ر +
۲۱-فوز العظیم-۲ر +
۲۲-دولت لازوال-قیمت ۳ر و ۵ر و ۸ر +
۲۳-چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-

نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۳ جون ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم کی موت حسرت آیات پر تمام ملکوں میں آثار غم نظر آتے ہیں +

تمام بندرگاہوں کے جنگی بیڑوں نے ۶۸ توپیں سر کیں جو حضور کی عمر کے سالوں کے برابر تھیں +

ہندوستان میں جابجا بڑی سنجیدگی سے ہر قوم و مذہب نے ماتم منایا۔ انگریزی عملداری میں اور غیر ریاستوں میں ہڑتال رہی بیشمار پیغامات ملک کے تمام حصوں سے شاہی خاندان کی ہمدردی میں بھیجے گئے +

ہزاروں پیغامات شملہ میں پہنچے اور سینکڑوں براہ راست انگلستان کو بھی روانہ کئے گئے۔ غرض ماتم عالمگیر ہوا۔ اور یکساں ہمدردی اور غم سب جگہ شہنشاہ مرحوم کی ہر دلعزیزی کا پورا ثبوت دیتے ہیں +

حضور وائسرائے نے اپنی گورنمنٹ انڈیا اور تمام اہل ہند کی طرف سے ماتم و ہمدردی کا پیغام بھیجا +

غالباً عظیم ماتم ہفتے تک اور نصف ماتم تین ماہ تک اور سیاہ لباس چھ ماہ تک استعمال کیا جاویگا +

جدید شاہ قیصر کی تعریف میں اخبارات پر ہیں مزاج سے تجربے سے معلومات سے اخلاق سے خاطر خواہ ہیں۔

مقام ویسٹمن ولایت میں ایک عورت مچھر کے کاٹنے سے مرگئی اور مقام روزحال میں ایک شخص بھڑ کے کاٹنے سے مرگیا اور یہ دونوں موتیں بلڈ پوائزن یعنے خون میں زہر پھیلنے سے وقوع میں آئیں +

مقام ہاگکیس گبیوے میں ۸۰۰ برس کی ایک تلوار ملی ہے جس پر گوتھک زبان میں "ٹودنش او کیف"۔ اور ۱۲۳ کندہ ہے

برہ اعظم یورپ میں سب سے غریب بادشاہ جارج گریس (یونان) کا سمجھا جاتا ہے جس کی روزمرہ آمدنی ۴۰ پونڈ کی ہے اور اس کو انگلستان۔ فرانس اور روس کے شاہنشاہ ۴۰۰۰ پونڈ سالانہ کی امداد دیتے ہیں۔

یہودیوں کا کل شمار ۱۱۵۰۰۰۰۰ ہے جن میں سے ۹۰۰۰۰۰۰ یورپ میں ہیں اور گریٹ برٹن میں ۲۳۰۰۰۰ ہیں۔

پونا ڈونر ہوم میں اس وقت ۹۵ بہرے ہیں جن میں سے ۴۴ برہمن ہیں یہ سب ۲۲ شہروں سے آئی ہیں خاص خاص علاقے جہاں سے وہ آئی ہیں یہ ہیں بیلگاؤں۔ بنارس۔ بمبئی کلکتہ۔ اندور۔ کرور۔ بنگلور۔ میسور وغیرہ۔ ان کو سینا۔ سوزن کاری۔ گلو بند بنانا وغیرہ سکھلایا جاتا ہے۔

اٹاوہ میں ایک مسمی شیو سہائے نے رسائن کے دھوکے میں ایک سادھو سے ایک ہزار روپیہ کی ہان کھائی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔

ملک معظم نے بحری فوج کو کمال مہربانی اور قدردانی کی حوصلہ افزائی کا ... پیغام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ وہ بحری فوج کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ ملک کی عزت کی حفاظت اس پر منحصر ہے میرا بھروسہ اس پر پختہ ہے۔

برٹش افواج کے افسران کو حکم دیا گیا ہے کہ چھ ماہ تک ماتم کی رسم کی پابندی کریں +

بمبئی کے ایک سیٹھ نے اپنے بھائی کی وفات پر ایک لاکھ روپیہ دان کیا +

دربھنگہ کے مہاراجہ صاحب نے حضور وائسرائے ہند سے درخواست کی ہے کہ ملک معظم مرحوم کا ایک قد آدم بت بنوا کر کلکتہ کے میدان میں نصب کیا جاوے۔ اس کی لاگت مہاراجہ صاحب اپنی گرہ سے دینگے +

تناولی (مدراس) کے ایک گاؤں میں عیسائی لوگ مسجد کے قریب گرجہ بنوانا چاہتے تھے۔ مسلمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی اس لئے دونوں میں فساد ہوگیا اور نوبت دور تک پہونچی پولیس نے موقعہ پر پہونچکر گولیاں چلائیں تب جاکر فساد رفع ہوا +

مدراس گورنمنٹ نے دہائی وکٹوریہ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے لئے ۲۵۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔

لکھنؤ سے مسٹر جان محمد ٹھیکہ دار ریلوے کی وفات کی خبر آئی ہے۔ وہ کئی ہوٹلوں کے مالک تھے۔

نیوزیلینڈ میں امراض دندان کے علاج کی قومی انجمن کے لئے ایک صاحب نے ۳ لاکھ روپیہ دیا +

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۲

کلام کی اصلیت اور ماہیت

یہ کلام جس کے لئے یونانی لفظ λογος ہے خدا کی ذات کا دوسرا اقنوم ہے۔ جس کی نسبت صاف طور سے انجیل مقدس میں آیا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یوحنا ۱: ۱ دنیا میں مجسم ہونے سے پیشتر جو کلمہ کی حیثیت میں ازل سے خدا کیساتھ تھا۔ وہی خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے سے انسانی شکل اختیار کر کے مجسم ہوا یوحنا ۱: ۱۴ اس کی نسبت دوسری جگہ میں لکھا ہے کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا ۱ تمطاؤس ۳: ۱۶ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا اور اُسکے جلال اور ذات الٰہی کی رونق ہے جیسا کہ لکھا ہے خدا جس نے اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح بطرح کلام کیا ان آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا جس کو اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے سے اس نے عالم بنائے وہ اس کے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے عبرانیوں خط ۱: ۱۔ یہ تمام بیان صاف ظاہر کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی حقیقی ذات صرف انسانی ذات نہیں بلکہ وہ الٰہی ذات رکھتا ہوا مجسم ہوا تاکہ انسانی شکل و صورت اختیار کر کے کفارے کے بڑے اور ضروری کام کو انجام دے وہ بلند و بالا تھا اور سب کا خداوند تعالیٰ تھا۔ لیکن کوئی اس حقیقت کو نہیں جانتا کیونکہ یہ الٰہی ذات کا سربستہ راز ہے جس کا سمجھنا عقل انسانی کے لئے صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ خدا کی ذات پاک بے حد اور لابیان ہے۔ محدود عقل والے انسان کی کیا مجال ہے کہ اُسکی پرواز و حکمت ذات بابرکات کے بھید کا پتا نہیں بلکہ تھوڑا سا بھی بھید پا سکے۔ پر اگر وہ قادر خدا حسب ضرورت انسان کی نجات کے کام کے متعلق کچھ ظاہر کرے تو وہ محض از راہ ایمان و اعتقاد کے قبول کرنا پڑیگا۔ اس لئے کتاب مقدس کا یہ اور اُسکے متعلق دیگر بیانات ایمان سے مانے اور قبول کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ بات قابل تسلیم ہے کہ جو کلمہ خدا کیساتھ تھا اور وہ خدا تھا۔ وہی مجسم ہوا اور اُس کا درجہ اور عظمت اعلیٰ اور بالا ہے۔ وہ دنیا سے پیشتر تھا اور سب کائنات اور موجودات اس ہی سے وجود میں آئی یوحنا ۱: ۳ وہ اول و آخر ہے وہ ابتدا اور انتہا ہے مکاشفات ۲۲: ۱۳

ہمعصر کرسچین پیٹریٹ قمطراز ہے کہ رویٹر نے بذریعہ تار خبر دی ہے کہ صوبہ اردیبا میں کروڑ لوگ جو مسلمان ہیں اردیبا کی مسیحی عورتوں کو رات کے وقت چرا کر لے جاتے ہیں اور ان کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا ہے جنوبی ہند کے دیسی مسیحیوں نے اس کے برخلاف یورپ کی طاقتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد اس ظلم کا انسداد کریں اور مسلمانوں کو ایسی بُری حرکات سے روکا جاوے افسوس ہے کہ اہل اسلام ایسی بے جا حرکتوں کو عمل میں لاتے ہوئے یا تو اپنی شریعت کو بھول جاتے ہیں یا اس کے رو سے ایسے اعمال کو جائز قرار دیکر ظلم پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔

لودیانہ کی مسیحی جماعت نے ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم کے انتقال پُرملال کے اظہار افسوس میں جلسہ فراہم کیا جو جمعہ کی عبادت کے بعد باقاعدہ طور سے منعقد ہوا۔ اس کے چیرمین جناب مسٹر سوفٹ صاحب بہادر ایڈیشنل جج مقرر ہوئے اور ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جو معرفت ڈپٹی کمشنر لودیانہ کے شاہی خاندان کی ہمدردی کے اظہار کیلئے واجبی ذریعہ سے بذریعہ تار بھیجا گیا۔ شاہ مرحوم کے اظہار افسوس کے متعلق ہمارے تمام شہروں کے مسیحی اپنے اپنے شہر میں جلسے فراہم کر رہے ہیں۔ اور اس قسم کے رزولیوشن پیش کرتے ہیں چنانچہ سے چند ایک ہم اس ہفتے کے اخبار میں درج کرتے ہیں۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۲۶ مئی ۱۹۱۰ء میں "نور افشاں اور منی" کے عنوان سے ہمارے نامہ نگار کے مضمون منی پر رائے زنی کرتے ہوئے ذیل کی عبارت لکھتا ہے۔ "نور افشاں کی یہ تمام تحریر تعصب اور بغض سے بھری ہوئی ہے۔ ہم ایسی بیہودہ فحش اور تعصب آمیز حملوں کا جواب دینا بالکل غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ خیر ہم نور افشاں کو سمجھا دینا چاہتے ہیں کہ ایسے حملوں سے کچھ فائدہ نہیں دہارمک اخباروں کا کام اپنے مذہب کا پرچار کرنا ہے ایسے بے فائدہ حملوں سے کیا کام"۔ ہم کو ہمعصر کی رائے پر بڑا افسوس آتا ہے کہ وہ اول خود اس نرمی سے لکھتے ہیں کہ وہ مضمون ان کی سمجھ میں نہیں آیا اور پھر اعتراض بھی کرتے ہیں اور آخر کو ہماری نسبت مندرجہ بالا نصیحت لکھتے ہیں۔ جس حال میں کہ وہ اس مضمون کو سمجھے نہیں تو ان کو اس کا بیہودہ* فحش۔ اور تعصب آمیز حملوں کا علم کس طرح ہوا۔ اگر کوئی غور سے اس مضمون کو پڑھے تو اس میں جن باتوں کا بیان ہے اُن کے حوالجات برابر دیئے گئے ہیں یہ کوئی دقیق و مشکل مضمون نہیں ہے کہ جس کی سمجھ مشکل ہو تمام مضمون کا مطلب ان عہدوں کی حقیقت دکھلاتا ہے جیسا کہ ہندو لوگ مانتے چلے آئے۔ اس میں صرف اقتباسات بہت ہیں جو ہندوؤں کی کتابوں سے نکالے گئے ہیں پر جو رائے اس کی نسبت ہمعصر نے قائم کی ہے وہ بڑی عجیب ہے۔ اور جو ہدایت ہمعصر ہم کو دیتا ہے وہ خود اس کا محتاج معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اس کے کالموں میں ایک آدھ نوٹ مسیحی مذہب کے برخلاف ضرور ہوتا ہے جس سے ہمیشہ تعصب کی نگاہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ پر ہم بہت کم ان باتوں کا نوٹس لیتے ہیں۔

*نوٹ۔ کس فقرے سے یہ باتیں ظاہر ہیں خدا مہربانی سے بیان کیجئے۔ ایڈیٹر

دینِ عیسوی کی روز افزوں ترقی کی نسبت ہمعصر رہبرِ ہند مراد آباد مطبوعہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء راوی ہے کہ "عیسائی مذہب کو روز بروز ترقی ہونیکا باعث اس کے علاوہ کہ وہ حکمران قوم کا مذہب ہے یہ بھی ہے کہ اس قوم میں پُن دان کا طریقہ بہت اچھا ہے۔ اس لئے دین دار عیسائیوں کی ایک ایک پائی اشاعت مذہب میں کام آتی ہے"۔ اور پھر لکھتا ہے کہ "بخلاف اسکے ہندوستان میں حالانکہ اگر خیرات کا حساب کیا جاوے تو سالانہ کروڑوں کی تعداد میں ہوگا جو بالکل بے معنے ہیں۔ بلکہ کام کے آدمیوں کو بیکار بنانے میں خرچ ہوتا ہے" پہلی بات کی نسبت جو خیال ہمعصر نے ظاہر کیا ہے اُس کا پہلا حصہ کہ دینِ عیسوی حکمران قوم کا مذہب ہے۔ اس وجہ سے اس میں ترقی ہے درست نہیں ہے کیونکہ حکمران قوم مذہبی معاملہ میں بالکل نیوٹرل ہے۔ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی بھی کام اشاعت عیسوی کا عمل میں نہیں آتا اب رہا دوسرا حصہ کہ دان کے سبب سے ترقی ہوئی ہے۔ ہاں اس کو ہم قبول کرتے ہیں کہ دین دار مسیحی اشاعت عیسوی کے لئے کروڑہا روپیئے دان کرتے اور خرچ کرتے ہیں مگر صرف روپیہ ہی سے دینی کاموں کا ترقی کرنا منظور نہیں ہے بلکہ اس کی غیبی طاقت کا زبردست ہاتھ بھی ہے۔ جس کا کہ وہ راہ راست بنی آدم کے بچانے کے لئے ٹھہرایا ہوا ہے اگر صرف روپیہ ہی کسی مذہب کی ترقی کا باعث ہوتا تو بہت سے مذاہب دنیا میں فروغ پا گئے جو اگرچہ ایک وقت تک فروغ پاکر زوال کو پہونچ گئے ہیں۔ حالانکہ دولت اور اختیار کی کچھ کمی ان کے زوال کا باعث نہ تھی۔ ہم ہمعصر کے دوسرے خیال سے بالکل متفق ہیں۔ کہ ہندوستان اگرچہ خیرات کرنے میں مشہور ہے مگر اس کا طریقہ خیرات ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس لئے اس کا بیشمار روپیہ رائیگاں جاتا ہے۔ بلکہ اس سے گناہ سرزد ہوتا ہے۔ جسکے ذمہ وار ہندوستان کے لوگ ہیں۔

گذشتہ سال انگلستان میں ۱۳۱۵ ناول نئے لکھے گئے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول:۔ جبکہ میور صاحب ایک واقعات کا صحیح بیان کرتے تو وہ دشمنانِ اسلام کے ہمدرد ہو گئے۔ پر جبکہ وہ اسلام کے حق میں کچھ کہتے ہیں تو وہ ایک دلیل صداقت کی نکال جاتی ہے ایسے انصاف پر ہم کو افسوس آتا ہے۔

قولہ:۔ مسیحی معترض ان تکالیف کو نہیں دیکھتے جو قریش اور دیگر دشمنانِ اسلام مسلمانوں پر وارد کرتے تھے۔

اقول:۔ ایک ظلم اور حیرت کے کام کے لئے ہم قریش کو ملزم تو گردانتے ہیں۔ مگر اُن کے مذہب کے رو سے ہم ان کو قائل نہیں کر سکتے مگر ہمارا اعتراض اسلام پر فوراً اُٹھتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا دعویٰ خدا کی طرف سے الہام پاکر کارروائی کرنیکا ہے۔ اور خدا کبھی ناجائز کارروائی نہیں کرواتا۔

قولہ:۔ اسلام کے دشمن مسلمانوں کو خواہ کتنا ہی دُکھ دویں اور اُن پر خواہ کتنا ہی ظلم کریں۔ مسیحی معترض اُن کے فعل کی بُرائی ظاہر کرنے کے لئے ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتے۔

اقول:۔ جو بُت پرست اور کسی کتاب آسمانی کے قائل نہیں ہیں انکو سوا اس کے بے خدا اور بے دین کہا جاوے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ مگر جو خدا کا قائل اور شریعت کا پابند ہو اس کی کسی ناجائز کارروائی پر فوراً حرف آجاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسیحی ایسی بے جا کارروائیوں پر اہل اسلام کو پکڑتے ہیں اور اُن کی غلطی کو ظاہر کرتے ہیں۔

قولہ:۔ لیکن اگر مسلمان دشمن کو ظلم و تعدی سے روکنے کیلئے ہاتھ اُٹھائیں تو بیکلخت کل مسیحی صاحبان شور و پکار دیتے ہیں کہ دیکھو ظلم ہو گیا ظلم ہو گیا!

اقول:۔ یہ اسواسطے ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی کتابوں میں بدلہ لینے کی تعلیم نہیں ہے۔ بائبل ان کو صبر کی تعلیم دیتی ہو پر قرآن کی تعلیم چونکہ بدلہ لینے کی ہے۔ اس لئے اہل اسلام فوراً بدلہ لینے پر تل جاتے ہیں اور ظلم پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب اُن کا ظلم اُن پر ثابت کیا جاتا ہے تو وہ فوراً کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے یہ فعل خود حفاظتی سے کیا ہے۔ ناظرین انصاف کریں کہ سچائی کیا ہے۔

قولہ:۔ ان کے نزدیک کفارِ عرب کے لئے تو مسلمانوں پر ہر ایک قسم کا ظلم کرنا جائز تھا۔ مگر مسلمانوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ دشمن کو ظلم سے روکنے کے لئے بھی ہاتھ اُٹھائیں۔

اقول:۔ اگرچہ کچھ قریش ظلم کرتے تو وہ ہی مسلمان بھی کرنے کا حق رکھتے تھے اگر قریش بے انصافی کرتے اور ظلم کرتے تو مسلمان بھی ویسا ہی کرتے۔ اگر وہ کوئی خلاف شرع کام کرتے اگر یہی فیصلہ ٹھیک ہو تب تو ہم ماننے کو تیار ہیں کہ برابری کے حق سے دونوں طرف کو ایک جیسا حق حاصل تھا۔ لیکن اگر قریش دینی باتوں میں حق سے گرے ہوئے بے کتاب اور بُت پرست گنے جاتے تھے تو ان کی طرح مسلمانوں کو عمل کرنا واجب نہیں تھا بلکہ اُن کو اپنے خدا پرست ہونے کا ثبوت اچھے کاموں سے دینا مناسب تھا۔ قریش منجانب اللہ ہونیکا ایسا دعویٰ نہیں کرتے جیسا کہ مسلمان لوگ کرتے ہیں اور اس واسطے اُن پر اعتراض کم آتا ہے اور مسلمانوں پر زیادہ آتا ہے۔

قولہ:۔ میور خود اپنی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ جب قریش کے قافلوں نے مدینہ میں سے گزرنا شروع کیا تو انہوں نے راستے کے قبائل کو مسلمانوں کے برخلاف اُکسانا شروع کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی سلیم اور بنی غطفان مسلمانوں کے جان و مال کے دشمن ہو گئے۔ مگر قریش کے قافلوں کی اس شر کو مانکر بھی میور رداویلا کرتا ہے کہ دیکھو مسلمانوں نے قریش کے قافلوں کو بھی لوٹنا شروع کر دیا تعجب ہے کہ مسیحی لوگوں کو قریشیوں کیساتھ اس قدر ہمدردی کی خواہش پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے انکو قریش پر اس قدر رحم آتا ہے۔ مگر مسلمانوں پر انکو کوئی رحم نہیں آتا اور انکی مشکلات کو دیکھ کر ان کے دل میں کوئی ہمدردی پیدا نہیں ہوتی۔

اقتباس

مسیحی کی موت

ایک ایمان دار کرنیل نے لنڈن کی ایک بڑی مجلس میں بیان کیا کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح اپنے ایمان دار لوگوں کو دکھ میں اور مرتے وقت تسلی بخشتا ہے۔ چنانچہ بوروں کے جنگ کے ایام میں ایک دن سخت لڑائی کے بعد وہ میدان جنگ میں پھر تا کہ زخمیوں کو دیکھے اور اُن کی مدد کرے۔ انہیں ایک زخمی ملا جس کی دہنی ٹانگ اور کلا گولے سے بالکل چور ہو گئے تھے۔ اور اب وہ خون آلودہ زمین پر پڑا تھا۔ کرنیل صاحب کو اُس کا حال دیکھ کر بڑا ترس آیا اور کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ تمہارے سب سے بڑے دوست سے اس وقت میں بھی کچھ نہیں ہو سکتا زخمی نے جواب دیا "مجھے یقین ہے کہ وہ کر سکتا ہے"۔ صاحب نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ وہ میرا خداوند یسوع مسیح ہے! کرنیل صاحب نے جب یہ سب ناموں سے بڑا نام سُنا تو دل گداز ہو گئے اور اُس کے پاس بیٹھ کر پوچھا کہ کیا تم یسوع مسیح کو جانتے ہو؟ اُس نے کہا کہ "ہاں میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں اُس کو جانتا ہوں"۔ جب اُس نے یہ لفظ کہے تو ایک عجیب طرح کی خوشی اور رونق اُس کے چہرے پر نظر آئی اور اس اثنا میں وہ مر گیا۔ وہ کلام کیا سچ ہے کہ تو مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں مت ہو کہ میں تیرا خدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشونگا۔ میں تیری کُمک کرونگا۔ میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۰

مخزن مسیح۔

مراسلات

ارکان ستّہ

اور جب چڑھ گئے جبرائیل آسمان پر تو حضرت صلعم میری طرف پھرے اور فرمایا کس نے منع کیا تجھ کو سلام سے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو باتیں کر رہے تھے دحیہ کلبی سے میں نے مکروہ جانا کہ بات کھول آپ کو اس سے۔ فرمایا حضرت صلعم نے وہ جبرائیل تھے۔ روایت کیا اس کو ابن عساکر اور ترمذی نے کتاب ایضاً جلد ایضاً صفحہ ہم انتہیٰ میں یقین کرتا ہوں کہ نتیجہ میں بیشتر حاضرین کو سُنا چکا تھا اُس کے کافی ثبوت دیئے جا چکے ہیں۔ اور وہ نتیجہ یہ تھا کہ قرآن عربی کی تلقین کے لئے کسی آسمانی ملک کو کسی زمینی مخلوق کو کچھ سکھانے کی اجازت نہیں ہوئی مگر آدمی بن کر۔ اگر جبرائیل قرآنی قرآن کا معلم ہو کر آسمان سے آیا تھا تو اُسے بھی اپنی ملکیت دکھانے کی اجازت نہ تھی۔ مگر ضرور تھا کہ وہ انسان ہووے اسی قانون کو مصنف قرآن نے مانا ہے اور مخالف اسباب کے گواہ ہیں کہ حضرت کو محض بشر قرآن سکھاتا ہے اور حضرت مکی کے اصحاب بالاتفاق پکار رہے ہیں۔ کہ حضرت جبرائیل محض ایک بشر تھا نہیں وہ ایک قدم اور بھی آگے بڑھ کر پکارتے ہیں کہ جبرائیل دحیہ کلبی تھا جو حضرت کے اصحاب میں مشہور و معروف شخص تھا پس اہل زمین کے تجربے میں جبرائیل محض بشر کے سوا اور کوئی حقیقت نہ تھا۔ اور اسی باعث سے ہم یقین کرتے ہیں کہ قرآن عربی کو کسی آسمانی ملک نے سکھایا بلکہ ایک زمینی بشر نے۔

اب باقی یہ امر رہا کہ زمینی بشر دحیہ کلبی میں آسمانی ملک جبرائیل کا تجسم یا حلول ہوتا تھا۔ سو اس کی بابت ہمیں کوئی خبر نہیں ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ثبوت دیا گیا ہے۔ بجز محض زود اعتقادی کا یقین ہے پر جو حقیقت ہے۔ وہ اسی قدر ہے کہ جبرائیل ایک محض بشر کا نام تھا جو زمین پر رہتا تھا اور دحیہ کلبی کی شخصیت رکھتا تھا اور حضرت کے اصحاب حواسوں کی درست آگاہی سے جانتے اور یقین کرتے تھے کہ جسے حضرت مکی جبرائیل کہا کرتے تھے وہ درحقیقت دحیہ کلبی تھا۔ اور اُن کے اس یقین کی راہ کوئی نفی نہ تھی۔ مگر حضرت کا یہ ارشاد کہ "یہ جبرائیل تھا" تجسم اور حلول پر حضرت بھی خاموش تھے۔ پس ہمیں کوئی ایسی وجہ نہیں ملی ہے کہ جس کی رو سے ہم جبرائیل کی بابت مصنف قرآن۔ اور حضرت مکی اور آپ کے اصحاب سے اور مخالفین کے اعتقاد سے اختلاف رکھیں لہذا ہم کو بھی یقین کرنا چاہیئے کہ جس جبرائیل نے حضرت مکی کے دل میں قرآن متشابہ ڈالا تھا وہ بشر محض تھا۔ اور ہماری دنیا کے کسی شخص کو معلوم نہیں ہے۔ کہ وہ ملک آسمانی تھا۔ اگر آسمانی مخلوقات کو جبرائیل مذکور کے ملک ہونے کا یقین ہو تو ہم انسان اس کے جواب دہ نہیں ہیں۔

آخر میں عرض کرتا ہوں کہ سامعین قرآن کی اس تمام تعلیم پر جو سنائی جا چکی نہایت سنجیدگی سے غور فرمائیں۔ کیونکہ مجھے فرصت نہیں کہ اُس کے تمام نتائج سامعین کو سناؤں پر اگر آپ غور فرمائیں گے تو آپ کو نہایت صفائی سے یہ امر معلوم ہو جائیگا کہ جن معانی میں قرآن کے محکمات نے بائبل کو الہامی کتاب تسلیم کر لیا۔ اُن معانی میں ہرگز قرآن کے محکمات کا حضرت مکی کو الہام نہیں ہوا ہے اور کہ قرآن متشابہ کا جو بیان قرآن کے الہام کی بابت آیا ہے وہ کس طرح سے بائبل کے معانی کا الہام نہیں ہے اور نہ بائبل کے الہام کے اس میں معانی پائے جاتے ہیں لہذا اگر بائبل کے سوا معانی میں قرآن عربی کو الہام کا دعویٰ ہو تو ہم کو اسباب کے قبول کرنے میں عذر کرنا بے سود ہے مناسب ہے کہ ہم اس دعوے کو قبول کر لیویں۔ مگر ایسے طریق کے الہام کی سچائی تب تک ہم تسلیم نہ کریں۔ جب تک کہ ایسے معانی کا الہام حق ثابت نہ ہو جائے۔ باقی آئندہ۔

مُنی

جو تمام خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ جس نے اپنے تمام جوشوں کو کامل طور پر اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ اور جس نے تمام کام (افعال) چھوڑ دیئے ہیں۔ وہی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ . . . . . .

سخت تپسیا کے ذریعہ سے دُبلا ہو کر۔ اور گوُدے خون اور گوشت میں کم ہو کر ایسا ہی مُنی نہ صرف اس دنیا ہی کو فتح کرتا ہے بلکہ اُس اعلیٰ ترین دنیا کو بھی جو منی یوگ میں دھیان لگا کر بیٹھتا ہے۔ اور جو راحت اور رنج۔ عزت اور بے عزتی کو یکساں سمجھتا ہے۔ وہ اس دنیا کو فتح کرتا ہے اور اس کو فتح کر کے وہ اُس سب سے بلند دنیا کو فتح کرتا ہے۔ جو منی گائے یا دیگر حیوانات کی طرح بغیر پیشتر جمع کرنے اور بغیر کسی رغبت کے کھاتا ہے۔ وہ اس تمام عالم کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اس مقام سے ظاہر ہے کہ منی وہ شخص ہے۔ جس نے دنیا کتے ہوئے بیابانی اور بیابان میں رہتے ہوئے وتیادی زندگی بسر کی۔ مراد اس سے دنیا سے بے اعتنائی۔ کنارہ کشی۔ فاقہ کشی۔ اور خود ضبطی ہو۔ دنیا کو وہ صرف اپنا پیٹ بھرنے اور اپنی برہنگی ڈھانپنے کے لئے استعمال کرے اور بس۔

تپسیا

رشیوں۔ مہرشیوں۔ اور منیوں کے ذکر میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ وہ لوگ تپسیا کیا کرتے تھے۔ اس لئے ضروری امر معلوم ہوتا ہے کہ تپسیا کی بھی حقیقت اور طریقہ اور مقصد بھی قدرے بیان کیا جائے۔ اس لفظ کا ماخذ تپ یعنی گرم یا حرارت ہے اور لفظ تپسیا سے مراد ہوا اپنے آپ کو تپانا یا گرم کرنا یعنی برضا و رغبت خود زہد اور ریاضت کرنا۔ یا اپنے آپ کو تپانا یا دکھ دینا۔ یا محبت اور قربت الٰہی میں اپنے آپکو بھسم کرنا۔ آگ سے بھسم کرنا نہیں۔ بلکہ اپنی تمام قوتوں شہوتوں اور جذبات کو اسیطور پر قابو میں لانا۔ اور اپنے اندر جذب کرنا کہ اُسکے ذریعہ سے سر میں سے دھوئیں کے بادل اُٹھنے لگ پڑیں اور جس سے تین لوک میں خوف طاری ہو جائے گا اور انسانوں حتیٰ کہ دیوتاؤں کو بھی یہ سخت

یقین ہو جائے اور وہ بول اُٹھیں کہ وہ اب شہوت اور غضب سے معرا ہے۔ (از کھوج شواستر)

شرقپور میں ایام ماتم

شرقپور تحصیل لاہور میں ادھر طاعون نے تو اہل شہر کو ماتمی لباس پہنا ہی رکھا تھا ادھر ۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کی صبح کو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات کی خبر نے اہل شہر اور حکام تحصیل کے غم کو بہزار چند زیادہ بڑھا دیا ایک دم میں شہر میں ہڑتال ہو گئی اور افسوس صد افسوس کی آوازیں پیدا ہو گئیں۔ پنڈت شمبھو ناتھ بی۔ اے تحصیلدار شرقپور کی ہدایت سے اسی روز تحصیل باغ میں جلسہ ماتمی کی فراہمی کا انتظام کیا گیا جس میں تمام روسائے شہر اور حکام تحصیل نے علکروں سے اپنے دلی افسوس کو اپنی تقریروں میں ظاہر فرمایا اور حضور ملک معظم آنجہانی کی حکومت کی برکات کا بیان فرمایا اور اسی روز سے تمام روسا اور سرکاری ملازمان نے نشان ماتم لگائے۔

مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کے روز جو حضور ملک معظم کے جنازے کا دن تھا شام کے وقت ایک اور جلسے کا بندوبست کیا گیا۔ اور اس روز بھی تمام شہر میں ہڑتال تھی۔ شام کے وقت تمام شہر کے رئیس تحصیلی باغ میں فراہم ہوئے اور تحصیلدار صاحب اور نائب تحصیلدار صاحبان اس وقت بھی حاضر تھے۔ پنڈت شمبھو ناتھ صاحب نے جس نے اپنی خوبی اور قابلیت سے تمام علاقے کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اور در حقیقت ایک نہایت قابل شخص ہے اپنی تقریر میں ایسے طریق سے اظہار ماتم کیا کہ تمام سامعین کے چہرے غم آلود اور ماتم کناں ہو گئے۔ اور اس تقریر پر نائب تحصیلدار صاحب نے حضور ملک معظم آنجہانی کی وفات پر اپنی تقریر سے غم و الم کا اور اضافہ کر دیا اور بعدہٗ دیگر صاحبان اور رئیساں شہر نے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا جس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ حضور ملک معظم آنجہانی کی وفات نے تمام لوگوں کو سخت صدمہ پہونچایا ہے۔ اور حضور کا دور حکومت اہل ملک کے دلوں میں ایک خصوصیت کی جگہ پے چکا ہے اس کے بعد تمام لوگوں نے اپنے اپنے عقیدے کے موافق حضور ملک معظم آنجہانی کی روح کی مغفرت کے لئے دعائیں کیں اور اسی وقت قریب ۔/۷ روپیہ چندہ کیا گیا تاکہ غربا کو کھانا کھلایا جائے اور اُس کا ثواب ملک معظم کی روح کو پہونچے بعد ازاں جلسہ برخاست ہوا اور لوگ افسوس کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس آئے۔

راقم یکے از حاضرین جلسہ۔

تعزیت نامہ

بخدمت اڈیٹر صاحب نور افشاں لودیانہ

جناب من

گجرات پنجاب کے ہندوستانی مسیحیوں کا ایک جلسہ وس مئی کی شام گجرات میں فراہم ہوا۔ جبکہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ ذیل کا تعزیت نامہ بذریعہ تار بخدمت حضور شہنشاہ ہندو شاہی خاندان بوساطت جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب روانہ کیا جاوے اور اُن کی نقلیں پنجاب کے چند اخباروں میں چھپنے کے لئے روانہ کی جاویں اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کی خدمت میں بھی جاوے۔

"ہم ہندوستانی مسیحیان گجرات پنجاب خواہشمند ہیں کہ حضور کی وساطت سے اپنے شہنشاہ و شاہی خاندان کی خدمت میں اپنے اُس نقصان کا اظہار کریں جو کہ ہمارے پیارے اور رعایا کے والد مرحوم شاہنشاہ کی اتفاقیہ موت سے نہ صرف ہند کو بلکہ تمام دنیا کو اٹھانا پڑا ہے"۔

خاکسار سے ڈوانیل سیکرٹری

پہلے پہل سنہ ۱۸۰۹ء کوڑی ہندوستان میں بطور سکے کے رائج ہوئیں ۔

سچی ہمدردی

بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کے انتقالِ پُر الم سے دیسی مسیحیان مرد۔ عورت۔ باشندگان بھوپال اور سیہور چرچ فرنڈس مشن واقعہ کیمپ سیہور میں فراہم ہوئے۔ اور اپنے اپنے جوش غم پر متفق الرائے رزولیوشن حسب ذیل پیش کیا۔

۱۔ افسوس صد افسوس ہائے افسوس کہ ہمارے مہربان بادشاہ ایڈورڈ قیصر ہند کے اس سفر آسمانی کے قلق اور صدمہ نے ہمارے دلوں کو پارہ پارہ کر دیا جس کے سایہ عاطفت اور شفقت اور عدل گستری اور دین داری اور امن میں ہم نے اپنی مسیحی زندگی کو نہایت آسائش اور بہبودی اور آزادی اور خوشحالی سے بسر کی

۲۔ اے خداوند خدا ہمارے آسمانی باپ ہم تیری روح پاک کی ہدایت سے مسیحی محبت کے ساتھ ہم اپنی ملکہ الگزنڈرا۔ جارج شاہزادہ ویلز شاہزادی ویلز۔ اور تمام بادشاہی خاندان پر اپنی دلی ہمدردی نہایت منت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان سب کے نشتر غم کے زخموں پر الٰہی تسلی اور تشفی کا مرہم لگا اور ہمارے بادشاہ قیصر ہند کے اس سفر آخرت میں عاجزی سے تیرا فضل چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے ایک ہی درمیانی شفیع خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے بخش دے۔ آمین۔

۳۔ اس وقت بہ منظوری حاضرین جلسہ اس کارروائی ہمدردی کی ایک کاپی خدمت میں بغرض کارروائی مناسب آئے حضور جناب پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال مقام سیہور ارسال کی گئی

راقم قاضی عزیز مسیح پاسٹر فرنڈس مشن

از جانب حاضر الوقت ممبران کلیسیائے مسیحی مقام بھوپال اور سیہور

نیویارک میں ایک شخص نے اپنے مکان کی ایک دیوار اس قسم کی بنوائی ہے کہ جس میں سے آواز گذر نہیں ہو سکتا وجہ یہ تھی کہ اُسکے پڑوس میں ایک چھاپہ خانہ تھا جسکی آواز سے سخت پریشان کرتی تھی اب وہ اس بے آرامی سے آزاد ہو گیا اور اب وہ اُسکو زیادہ تکلیف نہ ہوگی [illegible]

جنازہ کے روز ماتمی جلسہ

اور

غربا کو دعوت دوسوہہ ضلع ہوشیارپور

اس روز یہاں شہر اور کل تحصیل کے ذیلدار۔ انعام دار۔ نمبردار۔ معززین روسا وغیرہ برائے شمولیت جلسہ دعوت غربا بڑی کثیر تعداد میں جمع ہوئے۔ سب کے سب کیا اعلیٰ اور کیا ادنیٰ سیاہ دستاریں تھی اور ہندو مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ کھانا تیار کیا گیا تھا صبح سے شام تک کھانا کھلایا اور تقسیم کیا گیا۔ بلکہ کھانے کے علاوہ صدہا آدمی گھروں کو دو دو چار چار آدمیوں کی خوراک ہمراہ لے گئے۔ یہ تعداد پانچ چھ ہزار سے کم نہ تھی۔ بارہ بجے کو ہندو مسلمانوں نے الگ الگ شاہ مرحوم کے لئے بڑے صدق دل سے دعائیں مانگیں اور سجدے کئے۔ اور دیر تک پڑھتے رہے۔ اس وقت بھی پانچ چھ ہزار مرد و زن کا ہجوم تھا پھر ۲ بجے کو جلسہ ماتمی منعقد ہوا جبکہ مخلوق باقرینہ فرشوں پر بیٹھ گئی تو تحصیلدار صاحب مع معزز پارٹی نہایت رنج و غم میں مبتلا ہو کر صدر نشین ہوئے۔ اس وقت چپ چاپ سب کے دلوں میں ایسا رنج قدرتاً شاہ مرحوم کے ماتم کا چھا گیا تھا کہ کوئی بشر آنکھیں پانی میں سر بریز بدوں نظر نہیں آتا تھا سناٹے کا عالم۔ رنج و غم کی سائیں سائیں اور سرد آہیں نمایاں تھیں۔ اُس وقت بڑے افسوسناک لہجہ میں تحصیلدار صاحب نے اُٹھ کر نہایت موثر الفاظ سے شاہ مرحوم کے افسوس اور اوصاف اور نیز شاہ کی ہمدردی وغیرہ وغیرہ میں مختصر اسپیچ ایسی فرمائی کہ اس وقت حاضرین بے ساختہ آب دیدہ ہو گئے اور بعض طلبا سکول اور چند اصحاب نے نظم و نثر میں وہی مضمون ادا کئے۔ اس موقعہ پر کوئی سنگدل بھی بغیر گریہ و زاری بدوں نہ رہ سکا اور یہ جلسہ ماتمی نہایت خوبیوں سے سرانجام و اختتام کو پہنچا۔ یہ تمام نتیجہ اخوندزادہ منشی عبدالرحیم خاں صاحب تحصیلدار دوسوہہ کی ذات سے ہوا ہے۔ کہ جنہوں نے اپنی جیب خاص سے ایک کثیر رقم خرچ فرمائی ہے اور یہ صاحب واقعی تعریف کے مستحق ہیں۔ ایسا عدل و انصاف والا اور دیانت دار مستعد منتظم نیک چلن کوئی افسر اس سے پہلے اس تحصیل میں نہیں آیا ہے۔ خدا ایسے افسر کو اس سے زیادہ اقبال بخشے اور نہایت شکرگزاری افسران اعلیٰ کی ہے کہ جنہوں نے ہم لوگوں کو ایسا لاثانی افسر عطا فرمایا ہے۔

مرسلہ نیاز رنبیر چند کشن دتارپور ضلع ہوشیارپور۔

جلسہ ماتمی از طرف سکاچ مشن سکول جموں بر وفات شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم مرحوم و مغفور جو ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو بوقت ۸ بجے صبح بمکان مسٹر ابن ہوز ہیڈ ماسٹر سکول ہذا منعقد ہوا۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں لودیانہ

جناب عالی! ۔ امید ہے کہ آنجناب ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر بندہ کو مشکور فرماویں گے۔

رباعی

بشر کو خاک سے رب نے بنایا۔ اجل نے خاک میں اُس کو ملایا
جہاں سے چل دیئے ایڈورڈ ہفتم۔ خدا نے پاس جب اپنے بلایا

جلسہ ہذا میں سکول تمام معلمین متعلمین حاضر تھے۔ صدر جلسہ نے سب سے پہلے شہنشاہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور موجودہ شہنشاہ ہند کنگ جارج پنجم ملکہ کی ترقی و اقبال کے لئے دعا کی۔ بعدہ دنیا کی بے ثباتی پر سب نے مل کر بڑی رقت آمیز آواز سے ایک گیت گایا۔ پھر سیاح صاحب نے انجیل یوحنا میں سے چند متبرک آیات پڑھیں اور اثنائے تقریر میں بیان کیا کہ یہ بات ابھی تک کسی ماتمی جلسہ میں جو ہر مذہب کے آدمیوں نے وقتاً فوقتاً منعقد کئے۔ بیان نہیں کی گئی۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارا رشتہ شہنشاہ مرحوم سے (والد اور فرزند کا تھا) اس وقت تک کوئی نہ جانتا تھا کہ ہمارے پیارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم کا سایہ پدری ہمارے سروں سے اُٹھ گیا۔ مگر آج پیارے شہنشاہ کو خاک کے سپرد کیا۔ تو ہمیں پورا یقین ہو گیا کہ ہائے افسوس آج سے ہم یتیم ہو گئے۔ مگر خوشی اس امر کی ہے کہ ہمیں کلام اللہ صاف بتلاتی ہے کہ ہمارا مسیحی شہنشاہ مرا نہیں۔ بلکہ زندہ ہے۔ اور ہم

اس کے اس کی اور اپنی والدہ مہربان ملکہ معظمہ مرحومہ کی تمام صفات کو اپنے شہنشاہ کنگ جارج پنجم میں دیکھیں گے۔ اس کے بعد اسی آیت پر مسٹر ایم۔ این ہوز صدر جلسہ نے ایک مختصر تقریر کی جس کا لب لباب یہ تھا کہ ہمارے شہنشاہ کا اچانک ہی اسی طرح سے رحلت فرما جانا ہم سب کے لئے ایک بڑا نصیحت آمیز سبق ہے کہ یہ اجل کسی کو کبھی چین سے چند یوم زندگی کے اس دنیا میں نہیں کاٹنے دیتی۔ یہ بات سچ ہے کہ شہنشاہ کبھی نہیں مرتے تو بھی کیونکہ

زندگی نام رکھ دیا کس نے

موت کا انتظار ہے دنیا

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس ماتمی جلسہ میں چند ایک تجاویز پیش کرنی چاہئیں جس سے اظہار رنج و ہمدردی ظاہر ہو۔ اور وہ یہ کی گئی کہ ایک تار بخدمت اقدس جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب بھیجی گئی اور استدعا کی گئی ہے کہ وہ براست حضور پر نور ملکہ معظمہ کی خدمت فیضدرجت میں ارسال کی جاوے۔ اور دوسری تار سری حضور مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کی خدمت میں اظہار افسوس کے لئے روانہ کی گئی۔ اس کے بعد ماسٹر عنایت و ماسٹر لعنس صاحب مبارک آیات پر اور ان کے فوائد پر جو سلطنت انگلشیہ کی بدولت ہم کو حاصل ہوئے ہیں پُر تاثیر تقریریں کیں۔ اور جلسہ گیت گا کر بادعا ختم کیا گیا۔

المکتوب مسٹر ایم۔ این ہوز ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن اسکول جموں

غزل

ساقی ترے بیٹھا ہیں جو مخمور نہیں
سمجھو وہ کہ خلق میں ہیں مخمور نہیں

دل و جاں ہم نے کیا تجھ پہ نثار چلے
نہ بھی دیتا مگر افسوس کہ مقدور نہیں

اپنا ورد ہے مبارک کہ مجھے دیا کہ نہ دو
بھول جاؤں تجھے ہیں یہ مرا دستور نہیں

کس لئے بالیں سرہانے اٹھاؤں اے دل
میں ہوں شیدا کوئی مسیحا کوئی مزدور نہیں

میں نے دنیا میں سہی ستم کی تجھ پر
کون کہتا ہے کہ شیشۂ دل چکنا چور نہیں

ملک الموت مجھے جلد دکھا شکل اپنی
غم ہجر گل کے مرنے میں کیوں منظور نہیں

ایک ہی دم میں پہنچ جاتا ہوں جس یار سے چھکر
منزل ملک عدم ایسی کوئی دور نہیں

غم فرقت میں نہ کیوں شہہ کو کلیجا آئے
شاد جاں وصل سے حبیب کے کیونکر مخمور نہیں

(شاکر دہرگی)

لائل پور میں مسیحیوں کی طرف سے میموریل سروس

آج واقعہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء یو۔ پی چرچ میں لائلپور کے تمام دیسی مسیحی کیا ملازمان سرکار اور کیا مشن کے کارندے اس موقعہ پر فراہم ہوئے۔ پاسٹر محمد حسین چیرمین کے اشارہ سے ۹۰ زبور گایا گیا اور ان کی طرف سے ایک مختصر دعا کی گئی۔ نوے واں زبور ورد کے طور حسب الموقعہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد چیرمین صاحب نے اس فراہمی مقصد اور غرض مختصر طور سے بیان کیا یعنی کہ ہم اس موقعہ پر اس لئے جمع ہوئے ہیں تاکہ بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے اکیلے حاکم اپنے آسمانی باپ سے اس کے فضل کے تخت کے آگے سرنگوں ہوں۔ کہ تمام شاہی خاندان کے ممبران اور سب سلطانی اعزا و اقارب وغیرہ اراکین و عمائد سلطنت جو کہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم بادشاہ انگلینڈ و قیصر ہندوستان کی وفات حسرت آیات سے نہایت مغموم اور محزون ہو رہے ہیں خداوند تعالیٰ اپنی خاص اور پاک تسلی سے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ چنانچہ مسٹر ڈی۔ ایل صاحب کمرشل ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول نے اول ایک مختصر دعا کی۔ بعد ازاں منشی میر عالم خاں نے مذکورہ بالا مقصد کے لئے ایک پُر جوش دعا مانگی جب دعا ہو چکی تو چیرمین صاحب نے پادری جے ایچ مارٹین ایم اے سپرنٹنڈنٹ یو۔ پی مشن کی طرف تقریر فرمانے کا اشارہ کیا۔ صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ اگرچہ میں ایسے بیان کے لئے تیار نہ تھا تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ مجھے شہنشاہ مرحوم کی خوبیوں کی نسبت علم ہے اس کا بیان کروں۔ اول یہ کہ ملک معظم مرحوم بڑے محنت کش اور کارکن شخص تھے۔ اگرچہ ایسے ضعیف العمری کی حالت میں اکثر لوگ سبکدوشی اور آرام کے خواہاں ہوتے ہیں اور اپنی ضعیفی کو اس امر کا عذر بناتے ہیں۔ مگر ملک مرحوم ایسے نہ تھے۔ وہ آخر تک کام کرتے ہی رہے۔ دوم وہ ایسے صلح خواہ آدمی تھے کہ آپ کو صلح جوئی کی وجہ سے ایک نام دیا گیا ہے (Peace Maker) یعنی صاحب صلح اور واقعی حضور ممدوح کی صلح جوئی کی وجہ سے آپ کی سلطنت کا زمانہ پُر امن رہا۔ سوم شاہنشاہ مرحوم محبت سے معمور اور ہمدردی سے مملو تھے کہ آپ ہر ایک ادنےٰ سے اعلیٰ غمزدہ اور مصیبت کے مارے ہوئے کا حال غور سے سنتے۔ اور انسداد و تسکین کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ جس کی وجہ سے آج امیر و غریب آنکھوں کا در کر آنسو بہا رہے ہیں۔ اور یہ ایک نہایت بڑی خوبی تھی جو اس بادشاہ میں پائی گئی۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر منشی میر عالم خاں نے بیان کیا کہ آج نہایت غم و الم کا دن ہے اس سلطنت عظمیٰ کے ہر ایک اطراف میں رعایا برایا حد درجہ تک مغموم اور محزون ہو رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی باعث ہے جو کہ پادری جے۔ ایچ مارٹن صاحب نے شہنشاہ مرحوم کی خوبیوں کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ درحقیقت جو جو انتظام امن اور بہبود خلائق اس سلطنت کے ایام میں ہوئے ہیں۔ ان کے لئے ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اگرچہ یہ صدمہ ملک مرحوم کی وفات کا سخت جانکاہ ہے۔ تاہم جب ہم اس کی طرف دھیان کرتے ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب کا خالق اور مالک ہے۔ تو ہم کو اس کی رضا پر راضی ہونا چاہئے آہ کیسا بڑا ماتم ہے کہ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا ماتم کدہ بن رہی ہے۔ پر ایسی سلطنت کے انتظام کے لئے ہم خدا کے شکر گزار ہیں۔ ابھی ہم نے شاہی خاندان و اراکین و عمائد سلطنت کے لئے دعائیں کی ہیں۔ لیکن نہ صرف اسی وقت بلکہ جب جب ہم اس غم میں بادشاہ مرحوم کو اپنے دل میں یاد کریں اسی وقت ہماری دلی دعا بھی ہو کہ خداوند تعالیٰ تمام شاہی خاندان کے ممبران کو صبر جمیل عطا فرماوے اور نیز کہ یہ امن کا زمانہ تا بدوام آئندہ بادشاہ تخت نشینی پر بھی اسی طرح جاری رہے۔ اب مسٹر جان سوداگر صاحب ایڈیٹر یو۔ پی مشن کھڑے ہوئے اور اپنی مختصر تقریر میں نصیحتانہ کلمات بیان فرمائے کہ جس کا لب لباب یہ تھا کہ ہمیں ناامیدوں کی طرح غم نہ کرنا چاہئے بلکہ خدا کی مرضی کو مقدم رکھنا ضرور ہے

آخرکار جناب پادری نثار علی صاحب اور مسٹر یحییٰ شاہ صاحب نے نئے بادشاہ آئندہ تخت نشین کے لئے دعائیں کیں کہ خداوند اُن کی مدد کرے اور اُن کے ساتھ ساتھ ہو اور کہ ان کے دل میں بہبودی خلائق اور صداقت کو فروغ دینے کا خیال ڈالے۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا تو چیرمین صاحب نے فرمایا کہ شہنشاہ مرحوم نے جو اپنی تخت نشینی کے وقت وعدہ فرمایا تھا کہ میں اپنی والدہ مرحوم یعنی جناب ملکہ معظمہ کے نقش قدم پر چلونگا سو اُنہوں نے یہ پورا کر دکھایا انجام کار زبور ۲۳ گایا گیا اور پادری جے ایچ مارٹن صاحب نے برکت کے کلمات سے جماعت کو رخصت کیا۔ الراقم جے۔ سٹیفن

نظم

کیوں اُداسی چھا رہی ہے اہل ہندوستان میں
ایڈورڈ سے ہفتم کی آئی خبر یہ تار سے
گیت گاتے تھے خوشی سے سنہ ۱۹۰۱ء میں
ہماری سرپرستی خاص کر قومی ترقی میں۔
عجب اخلاق تھا اُن کا عجب عادات تھیں اُنکے
یہ عہدہ اُنکو زیبا تھا وہ لائق تھے اس عہدہ کے
مبارک شاہ ہونا اُن کا سب ہم کو بتاتے تھے۔
کٹی ہے عمر اُن کی تین ہی کاموں میں بس ساری
ہوا مر قوم جیسا ہے متی کے باب پنجم میں
کیا تھا کام صلح کا نہایت ہی جانفشانی سے
گئے وہ چھوڑ دنیا کو ملا بس چین ہمیشہ کا۔
ہوا صدمہ مسیحیوں کو شہ ایڈورڈ کے جانے سے
ملا تھا اُنکو یہ عہدہ بڑی ہی خوش نصیبی سے
شاہ ایڈورڈ کی خبر ہند میں آئی ہے آج
تاج وہ ایسا نہیں ہو جس کو پھر ہووے زوال
اُنکی وہ صورت وہ رتبہ اور وہ پایا ہائے ہائے
وہ نہیں ہیں اب اُن کا غم اُن کی نشانی ہائے ہائے
کل جو تھا موجود سب میں آج وہ معدوم ہے
ہائے ملک الموت تو نے کیا غضب یہ کر دیا
یہ وہ کم صدمہ نہیں ہے جس کی ہم سب تاب لائیں
کیوں نہ ماریں غم سے چیخیں کیوں نہ ہم آنسو بہائیں
یا خدایا دے تسلی و تشفی اُن کی زوجہ کو

سخت صدمہ ہو گیا شاید کہ انگلستان میں
آن گھیرا ہے اچانک اُن کو ملک الموت نے
تاجپوشی کی خوشی میں جو ہوئی انگلینڈ میں
یہی شاہ تھے کہ جن کو خبری اوّل بتاتے ہیں
خوشی جنکی جماعت میں ہزاروں سر جھکاتے تھے
شہنشاہ ہونے کے اوصاف سب ہم اُنمیں پاتے تھے
مبارک تھا مبارک تھا یہی ہم گیت گاتے تھے
صلح کاری و حکمت اور محنت تھی بہت بھاری
صلح کار بنیں شاہ ایڈورڈ نے نام اپنا دکھایا ہے
کہ جس کا پھل وہاں جا کر مسیحا سے ملا ہوگا
وہاں شاباش ملکر سب فرشتوں نے کہا ہوگا
گر رہا تو خوشی دل میں کہ جنت اب ملا ہوگا۔
بڑا درجہ وہاں پر بھی مسیحا نے دیا ہوگا۔
لے گئے تشریف جنت کو وہاں پائینگے تاج
وہ جلالی تاج ابدی خوبصورت بے کمال۔
ہو گئی بیکار ساری زندگانی ہائے ہائے
کر دیا اے موت تو نے کیسکو فانی ہائے ہائے
کل جو تھا زندہ سلامت آج وہ مرحوم ہے
کہ ایسی جلد شاہ ایڈورڈ کو یاں سے لے لیا
یہ وہ صدمہ ہی نہیں ہے جسکو جلدی بھول جائیں
پر خدا کے حکم سے مجبور ہو کر سر جھکائیں
کہ چھوڑیں غم وہ شوہر کا ہیں ایمان میں یا صابر

خیر شہنشاہ جارج پنجم ہی ہمیشہ تک سبھی سالم۔
لکھی ہے پورٹر نے نظم یہ اُنکی ہی خاطر سے۔

رہیں یہاں پر کہ اُن سے بھی ہزاروں فیض پاتے ہیں
کہ جنکے وصف میں سارے عیسائی گیت گاتے ہیں

الراقم ایم۔ پورٹر کیٹی کسٹ ایس پی جی مشن۔ دہلی

مسیح مصلوب

صدا رونے کی آتی ہے کہیں گتسمنی میں سے
قدم دو چار چلکر ہم بھی دیکھیں کون ایسا ہے
یہی یسوع مسیح جس نے شفا بخشی مریضوں کو
خدائی طاقتوں کا یہ تو سرچشمہ ہے سمجھایا
ارے وہ فوج سی آتی ہے کس کے واسطے دیکھو
لئے بوسہ یہوداہ نے یسوع کو پھر پکڑوایا
کبھی اسکی کچہری میں کبھی اس کی عدالت میں
کیا ٹھٹھا و تھوکا اُس پہ مارا اُسکو تھپڑ سے
مگر ٹھہرانہ مجرم یہ ہوا ثابت پلاطس سے
مگر مجرم نہ ہونے پہ بھی لٹکایا صلیب اوپر
ہمارے ہی گناہوں و خطاؤں کے عوض جیسے
اگر ایمان تیرا ہے عزیزؔ عیسیٰ پہ مستحکم

غضب کا غم ٹپکتا ہے کسی کے تن بدن میں سے
پسینہ خون بن بن کر بہا ہے جسکے تن میں سے
اُٹھائے جس کے کلموں نے کئی مُردے کفن میں سے
ٹپکتی قوت معجز نمائی ہے سخن میں سے
کسے پکڑینگے وہ آکر یہاں بیت الحزن میں سے
اُسے سولی کا بن پاس لائے گتسمنی میں سے
پھرے لیکر کیا دیں کچھ بھی چھل اسکے دہن میں سے
گذار خوب سختی سے اسے لعن و طعن میں سے
کہ دھویا ہاتھ اُس نے دیکھے جب پائی لگن میں سے
لیا گھائل بخوبی مار کر لی جان تن میں سے
مرا ہے تیرے واں جی اُٹھا گور و کفن میں سے
تجھے آزاد کریگا گناہوں کی رسن میں سے

کمترین منّا لعل عزیزؔ مصدر بازار اوزنگ آباد دکن

غزل

دنیا کی بے ثباتی

سچ ہے دنیا کا نہیں کچھ بھی ٹھکانا پیارے
پہلے بروقت تولد کے خوشی ہوتی ہے۔
زور و زر ایک ہی ساعت میں چلے جاتے ہیں
آجتک کتنے گئے شہر خموشاں کیطرف
بعض آفات سے بچنا ہے بشر کا ممکن
بچپن اور جوانی ہو بڑھاپا ہو بشر
گلشن دہر میں ہے سب کو فنا سن بھائی۔

آج زندہ ہے بشر کل ہے روانہ پیارے
آخری وقت میں ہے سب کو رلانا پیارے
زندگی اپنی سمجھ مثل فسانہ پیارے۔
غیر ممکن ہے نہیں اتو بلانا پیارے۔
موت کا ہوتا ہے ہر ایک نشانہ پیارے
منقلب ہوتا ہے ہر ایک زمانہ پیارے
گلؔ کا بھی خیال کہ ہے مرگ بہانہ پیارے

خادم ایم بسی۔ نیوٹن۔ گلؔ۔ دہرہ دون۔



ملک کنعان کی سیر

جس پر رقم ہے۔ یہاں کلام مجسم ہوا۔ اسی جگہ وہ جگہ بھی دکھائی جاتی ہے۔ جہاں جبرائیل مقدسہ مریم سے باتیں کرتا تھا یہاں ایک بڑی عجیب بات ہے کہ جس جگہ مقدسہ مریم کھڑی باتیں کرتی تھی یہاں یادگاری کا ایک پتھر کا ستون کھڑا ہے جس کو کسی زمانہ میں مسلمانوں نے اپنی جبلی عادت کے مطابق درمیان سے توڑ دیا تھا۔ اس کے تین ٹکڑے کر دیئے درمیانی حصہ بالکل اڑا دیا گیا۔ اب ایک حصہ تو زمین میں نصب ہے۔ دوسرا اوپر نیچے کے حصہ سے ۳ فٹ اونچا معجزانہ طور پر لٹک رہا ہے۔

کنواری کا چشمہ۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے مقدسہ مریم پانی بھرنے آتی تھیں۔ کل شہر کے واسطے یہی ایک چشمہ ہے۔ دن بھر میں چشمہ پر پانی بھرنے والی عورتوں کا ہجوم رہتا ہے۔ میں نے اس مبارک چشمہ سے پانی پیا۔ ہمارا خداوند اسی چشمہ سے پانی پیا کرتا تھا۔

یونانی گرجا کے نیچے سے اس چشمہ کا پانی بہتا ہے۔ یہاں چند سیڑھیاں ہیں جو فرشتے کی سیڑھیاں کہلاتی ہیں۔

اس عبادت خانہ کو دیکھا جس کا ذکر مقدس انجیل لوقا ۴ باب تک ہے۔ جہاں کھڑے ہو کر ہمارے خداوند یسعیاہ کا درد پڑھا۔ اس جگہ پر ہمارے خداوند کی تصویر کے سامنے کتاب آویزاں ہے۔

پہاڑ کے اوپر نبی حبین کا مقبرہ ہے۔ وہ دیکھنے گیا۔ مقبرہ تو کھنڈرات ہی ہیں مگر یہاں کا نظارہ بھی قابل دید تھا یہاں سے ملک کنعان آدھا نظر آتا ہے۔ جنوب میں سامریہ کے پہاڑ پر زرعیل کا میدان۔ جنین شہر۔ کوہستان جلبوعہ۔ مغرب میں بحر متوسط۔ خلیج اکرہ کرمل کا پہاڑ جس کی چوٹی پر الیشع نبی کا مکان ہے شمال میں کوہ حرمون برف کی سفید چادر اوڑھے کھڑا ہے۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

جس نے اے روح خدا جلوہ تمہارا دیکھا
اُس نے جس طور کے شجرے کا نظارا دیکھا
ہو گیا تھا ہمیں دیدار خدا نا ممکن۔
آپ میں اُس کو مسیح ہم نے دوبارا دیکھا۔
کر سکا ور نہ اچھا میرا ہرگز کوئی۔
آپ کے ہاتھ میں اس مرض کا چارا دیکھا
کیا کہوں دیکھا٭ کیا خون بہا میں تیرے
کل عالم کے گناہوں کا کفارا دیکھا
کوئی کہتا ہے نبی تم کو پیغمبر کوئی۔
آپ کو ہم نے دلی رب کا دلارا دیکھا۔
آسماں پر بھی نہیں پر بھی سوا آپ کے اور
اپنے بچنے کا نہیں ہم نے سہارا دیکھا
کس طرح کوئی حسین نظروں میں اسکی ٹھہرے
چاند سا رخ جس نے اک بار تمہارا دیکھا۔
رشید ہم عیسیٰ کے قدموں پہ ہوئے سر بسجود
ہم سے عاصی نے یہیں اپنا گذارا دیکھا۔

خاکسار۔ ای۔ ٹی۔ آر۔ رشید انا جمیر

رباعیات رشید

پری سے غنچہ گل جدا ہوئے مجبور ہوئے ایسے گناہ گار ہوئے
اب تار نگاہ بیڑیاں بنتی ہیں۔ آنکھیں بیکار پاؤں بیکار ہوئے
رہتی ہیں غم و ملال کب اُٹھتے ہیں۔ ہوتا ہے قلق بیٹھے جب اُٹھتے ہیں
جھکنا تھا جوانی میں گراں ہر کو ع گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے اب اُٹھتے ہیں
بالوں کی سیاہی آہ ہیہات گئے کہتے ہیں جیسے جوانی وہ رات گئی
پیری نے زباں کی فصاحت کھودی وہ صبح ہوئی کہ رات گئی بات گئی

مضامین

رنج

گذشتہ سے پیوستہ۔

اور اس بڑی شرم کے مارے اپنے چہرے کو جو نامعلوم کیسا ہوگا نقاب سے پوشیدہ کئے ہے۔ تاکہ کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑ جائے۔ اور اسی وجہ سے اُس کی ہستی پر آنکھ کا بس نہیں چلتا۔ مگر نقاب کے اندر بھی تیر و کمان لئے تیار ہے اور بے سوچے سمجھے جس بیچارے کو پاتا ہے اپنا زہریلا تیر اس کی طرف اس غضب کے نشانہ سے مارتا ہے کہ نشانہ خالی نہیں جاتا وہ تیر خوردہ ناگہاں تڑپنے لگتا ہے اور تیر کی طرف دیکھ دیکھ کر متعجب ہوتا ہے کہ یہ آیا کدھر سے اور جب تیر کو نہی عمزدہ درد آب چشم سے بغور دیکھتا ہے تو اُس پر اُس کے مالک کا نام رنج کی صورت میں پاتا ہے جس کے معنے کوئی آزردگی یا ملال بتاتا ہے کوئی غم۔ کوئی کلفت یا اندوہ بتاتا ہے کوئی الم۔ واہ رے رنج تیرا نام تو ذرہ سا مگر زور آتنا کہ ایک تیر مارنے سے ہی تڑپا دیتا ہے اس کا کام کیا ہے کہ شکار کو تیر مارے اور جب بے چارہ شکار زخمی ہوا تو عرصہ تک بے قراری کے میدان میں اُس کے سپرد کئے کا تماشہ دیکھے۔ بعد ازاں پردے ہی میں اگر اُس کا گوشت و خون کھانا و پینا شروع کر دیتا ہے۔ خود اتنا نہاں ہے کہ گوشت و خون کھاتا پیتا معلوم تو ہوتا ہے پر نظر سے غائب تماشائے عقاد ہمانے پوشیدہ رہنا اسی سے سیکھا ہے ورصرول کی فکر کرنے میں تو دست ود شمن کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے جس کسی کا مال ہاتھ سے کھو جاوے سب سے پہلے وہاں حاضر۔ جب کسی کا بیمار بستر مرگ پر پڑا ہوتا ہے۔ وہاں بھی پہلے حاضر۔ جب کسی کا کوئی عزیز ساہی ملک عدم ہوتا ہے اُس کے پاس ہی حاضر ہونے میں اوّل۔

باقی آئندہ

٭ یہ لفظ پڑھا نہیں گیا۔ ایڈیٹر



انتخاب الاخبار

شاہ جارج پنجم قیصر ہندوستان

پیدائش انگلستان کے بادشاہ اور ہندوستان کے شہنشاہ کا نام جارج پنجم ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کو انکی شادی کے موقعہ پر اہل لنڈن نے ایک محل "مارل برو ہوس" نامی بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ آپ اسی محل میں ۳ جون ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئے تھے۔ گویا اس وقت آپ کی عمر ۴۵ سال کے قریب ہے آپ سے پیشتر آپ کے چار ہمنام بادشاہ انگلستان کے تخت پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں اسلئے آپ کو جارج پنجم کا خطاب دیا گیا ہے

بحری فوج میں کام کرنا آپ کو بچپن میں مدرسہ کی تعلیم و تربیت کے بجائے عملی تعلیم دینے کا خیال کیا گیا چنانچہ ۵ جون ۱۸۷۷ء کو جبکہ آپ کی عمر ابھی ۱۲ سال کی تھی۔ آپ کو شاہی بحری فوج میں داخل کیا گیا۔ یہ بہت ہی اچھا انتخاب تھا کیونکہ جہازی اور سمندری معاملات میں آپ کو قدرتی دلچسپی تھی اور اس فن میں آپ نے اس قدر مہارت حاصل کی کہ آپکا نام ان ایام میں "سیلر پرنس" یعنے ملاح شہزادہ مشہور ہو گیا۔ آہستہ آہستہ آپ برطانیہ نام شاہی جہاز کے افسر ہو گئے تین سال بعد آپ نے روئے زمین کی سیر بذریعہ جہاز فرمائی ۱۸۸۳ء میں شمالی امریکہ کے بیڑے کے انچارج مقرر ہوئے۔ اسی سال آپنے جہازی امتحان پاس کیا اور لفٹنٹ کے درجے پر ترقی پائی۔ ۱۸۸۹ء میں آپ کو علیحدہ کمانڈ دی گئی اور بہترین گن بوٹ کی افسری پر شمالی امریکہ اور جزائر غرب الہند کا علاقہ آپ کے سپرد ہوا۔ انہیں ایام میں آپ نے جزیرہ جمیکا میں تشریف لیجا کر صنعتی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اسی سال آپ نے کمانڈر کے درجے پر ترقی پائی ۲۴ جنوری کے بعد آپ کو ہاؤس آف لارڈز میں نشست دی گئی۔ اور ڈیوک آف یارک کے نام سے مشہور ہوئے۔

ولیعہد سلطنت اب تک آپ معمولی شہزادہ تھے کیونکہ آپ شاہ ایڈورڈ ہفتم کے دوسرے بیٹے تھے۔ اور آپ کے بڑے بھائی صاحب جس کا نام ڈیوک آف کلارنس تھا ولیعہد سلطنت اور انگلستان کے آیندہ بادشاہ سمجھے جاتے تھے لیکن ۱۸۹۲ء میں ایک عجیب حادثہ پیش آیا آپ کے بڑے بھائی صاحب انفلوئنزا سے بیمار ہو کر پانچ ہی روز کی علالت سے اس دار فانی سے چل بسے چاروں طرف اس واقعہ سے اظہار افسوس کیا گیا۔ کیونکہ مرحوم شہزادہ خوبصورت ۲۸ سالہ نوجوان تھا اور چند ہی روز میں اس کی شادی ہونے والی تھی۔ شاہ ایڈورڈ ہفتم اور شاہزادی الیگزنڈرا نے اپنے جوان بیٹے کی موت پر بہت رنج کیا لیکن خیر جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ بڑے بھائی کی موت کے بعد آپ آیندہ ولیعہد سلطنت قرار پائے پر جب ۱۹۰۱ء میں سرگباشی ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر آپ کے والد بزرگوار شاہ ایڈورڈ ہفتم جو اب تک ولیعہد سلطنت تھے شاہ انگلستان بنائے گئے تو آپ بھی باضابطہ ولیعہد سلطنت قرار پائے

شادی یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ موجودہ شاہ انگلستان نے نہ صرف تاج و تخت کی ملکیت میں اپنے مرحوم بھائی کی جگہ لی۔ بلکہ اُن کی دلہن شاہزادی میری کو بھی شادی کا پیغام بھیجکر اپنا بنا لیا آخر مئی ۱۸۹۳ء میں لنڈن کے گرجہ سینٹ جمس میں دونوں کی شادی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اور دوست و احباب نے شاہی جوڑے کو نہایت بیش قیمت تحایف پیش کئے اس موقعہ پر انگلستان کے شاہی خاندان کے علاوہ شاہ ڈنمارک۔ ملکہ ڈنمارک اور زارینہ روس (موجودہ زار روس کی ملکہ) بھی تشریف فرما تھیں۔

اولاد ۲۳ جون ۱۸۹۴ء کو آپ کے ہاں شہزادہ اینڈریو پیٹرک ڈیوڈ پیدا ہوا۔ جو آجکل انگلستان کا ولیعہد یعنے پرنس آف ویلس ہے۔ پرنس ایڈورڈ ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوا۔ شاہزادی میری ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئی شہزادہ ہنری ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوا اور شہزادہ جارج ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوا اور شاہزادہ جان ۱۹۰۵ء میں تولد ہوا اسوقت آپ ۵ لڑکوں اور ایک لڑکی کے والد بزرگوار ہیں۔

آسٹریلیا کی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۸۹۴ء میں آپ زار روس کے مرنے پر ماتم پرسی کے لئے روس میں گئے ۱۸۹۸ء میں آپ پھر صیغہ بحری میں واپس آئے اور ۱۹۰۱ء میں آپ نے ایڈمرل کے درجے پر ترقی پائی اسی سال ۱۹۰۱ء میں ملکہ معظمہ کی حیات میں یہ امر قرار پایا تھا کہ آپ آسٹریلیا میں جاکر پارلیمنٹ کا افتتاح فرمائیں مگر ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو ملکہ معظمہ کی حیات کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب شہنشاہ ایڈورڈ تخت نشین ہوئے تو آپ ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء کو بجانب آسٹریلیا روانہ ہوئے ۵۰۰ افسر آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کا جہاز ۹ مئی ۱۹۰۱ء کو ملبورن کے ساحل پر پہنچا اور ایک ہفتہ بعد آپ نے پارلیمنٹ آسٹریلیا کا افتتاح فرمایا ان ایام میں آپ کی خاطر تواضع میں تمام آسٹریلیا کی سرزمین بقعہ نور نظر آتی تھی۔ آپ کیساتھ شاہزادی وغیرہ بھی تھیں۔ شاہی جوڑے کی خاطر و مدارات میں اہل آسٹریلیا نے کوئی وقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

افریقہ کی سیر وہاں سے آپ سڈنی اور سڈنی سے آک لینڈ ہوتے ہوئے نیوزیلینڈ کی بھی سیر فرمائی۔ یہاں کی سیر سے فارغ ہوکر آپ کی واپسی براہ افریقہ ہوئی۔ پہلے ماریشس اور وہاں سے کیپ کالونی میں وارد ہوئے۔ کیپ ٹون اور ڈربن میں آپ کا استقبال نہایت پرتپاک ہوا۔ وہاں سے امریکہ کی جانب جزیرہ کیوبا میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ نیو فونڈ لینڈ ہوتے ہوئے ۳۱ اکتوبر کو لنڈن واپس آئے۔ انگلستان واپس آکر آپ نے جو تقریر بستیوں کے تعلقات کے بارے میں فرمائی اس کے ایک ایک لفظ پر ہرے کی صدا بلند ہوئی۔





۱۹۰۱ء میں جب شاہ ایڈورڈ ہفتم کی سالگرہ ۹ ماہ نومبر کو ہوئی تو آپ کو پرنس آف ویلز کا خطاب دیا گیا۔

ہندوستان میں تشریف آوری

یہ ضروری تھا کہ ہندوستان کا آئندہ بادشاہ اس ملک کو ایک نظر اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا جس طرح شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۸۷۵ء میں دیکھا تھا چنانچہ پارلیمنٹ اور انگریزی پبلک کی اجازت سے طے ہوا کہ آپ ہندوستان کی سیر و سیاحت فرمائیں جہاز رینواؤن اس مطلب کے آراستہ ہوا۔ اور آپ شاہزادی ویلز سمیت ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی کے بندر پر تشریف فرما ہوئے۔ لارڈ کرزن اور والیان ریاست ہند نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ لارڈ کرزن ان ایام میں ہندوستان کی سرزمین سے کوچ کرنے والے تھے۔ آپ کے وارد ہونے کے ایک ہفتہ بعد لارڈ منٹو نے ہندوستان میں آکر عنان حکومت سنبھالی۔ آپ بمبئی۔ اندور اور راجپوتانہ کو دیکھتے ہوئے پنجاب اور صوبہ سرحدی کے شہروں میں وارد ہوئے۔ وہاں سے جموں گئے اور مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے آپ کی تشریف آوری کی یادگار میں پرنس آف ویلز کالج جاری کیا۔ جموں سے واپس پنجاب اور پنجاب سے گوالیار اور وہاں سے کلکتہ کو رونق افروز ہوگئے۔ وہاں سے بذریعہ جہاز برہما میں گئے اور بڑے بڑے شہروں کا دورہ فرماتے ہوئے رنگون سے جہاز پر سوار ہوکر مدراس وہاں سے میسور حیدرآباد دکن اور وہاں سے بنارس میں آئے۔ پھر ڈیہرہ دون منصوری سے گوالیار اور وہاں سے علیگڈھ اور کوئٹہ اور وہاں سے کراچی پہونچے اور یہاں سے شاہی جہاز پر سوار ہوکر ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو روانہ انگلستان ہوئے۔ ہندوستان میں آپ جہاں جہاں تشریف لے جاتے تھے۔ دھوم دھام کے جلسے ہوتے تھے۔ دیپ مالا کی بدولت راتوں کا دن کا نقشہ پیدا ہوجاتا تھا۔ لاہور کے شالامار باغ میں یہ نظارہ قابل دید تھا۔ جہاں کئی لاکھ چراغ جلائے گئے اور کثرت روشنی سے رات کو دن کا دھوکا ہو گیا۔ لاہور میں آپ نے پنجاب کے والیان ریاست سے ملاقاتیں فرمائیں۔ لنڈی کوتل اور خیبر کی سیر سے محظوظ ہوئے راولپنڈی میں زیر کمان لارڈ کچنر پچاس ہزار فوج کی قواعد دیکھی جمرود۔ اور سرحدی قلعے ملاحظہ فرمائے ہندوستان میں اگر آپ حیران ہوئے کسی مقام پر تو ایسی کڑکڑاتی سردی محسوس کرتے تھے کہ خاص انگلستان اور برفانی مقامات کا شبہ ہوتا تھا۔ اور کسی جگہ ایسی گرمی محسوس کرتے تھے کہ صحرا اعظم کا گمان ہوتا تھا لیکن ہر روزانہ بارش دیکھکر حیران رہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے انگلستان میں واپس جاکر ایک تقریر میں جو لنڈن میں فرمائی ہندوستان کو بر اعظم سے تشبیہ دی اس تقریر میں آپ نے اہل ہند کی خوش خلقی اور وفاداری کی داد دیتے ہوئے رعایا ہند کی امن پسندی کی تہ دل سے تعریف کی اور فرمایا کہ کل برطانیہ کے رہنے والوں کو اہل ہندوستان سے ہمدردی کرنی چاہئے۔

اہل ہند کے نام تازہ پیغام

اب تخت نشین ہوکر آپ نے حضور وائسرائے ہند کی معرفت اہل ہند و شاہزادگان ہند کے نام حسب ذیل پیغام روانہ فرمایا ہے۔ میری سلطنت ہند کی مختلف قوموں اور جماعتوں نے پبلک اور رؤسا نے میرے پیارے باپ شہنشاہ ہند کی موت پر جو رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے میں نہایت متاثر ہوا ہوں۔ میرے والد بزرگوار ہمیشہ اپنے سفر ہند کو دلچسپی سے یاد کیا کرتے تھے۔ اور ہندوستان کی بہبودی ان کا مقدم اصول رہا ہے میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کے رؤسا اور عوام الناس بڑے وفادار ہیں اور اب میری تخت نشینی پر جو اظہار عقیدت انہوں نے کیا ہے۔ اس کی تہ دل سے قدر کرتا ہوں سلطنت ہند کی خوشحالی ہمیشہ مجھے مد نظر رہیگی جس طرح میرے والد بزرگوار مرحوم صاحب کے مد نظر رہی تھی۔"

ہندوستان

آسماں را حق بود گر خون ببارد بر زمیں
بر وفات ملک اعظم ایڈورڈ ہفتمیں۔

ہمارے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے انتقال سے تمام ملک پر غم و اندوہ کی ایک تاریک گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ ہر شخص بلا قید مذہب و ملت اس قلبی اور قومی نقصان شدید کو محسوس کر رہا ہے۔ جو اس دنیا کے سب سے بڑے شہنشاہ کی وفات سے پیدا ہوا ہے۔ اس نیکی اور ہمدردی کی مجسم پیکر نے رعایا اور والیان ہند کے لئے آب حیات کا کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت ہندوستان کے وسیع سلطنت کے ہر کونے اور گوشے میں ہر قوم ہر جماعت اور ہر سوسائٹی اس اندوہناک موقع پر اپنے اپنے رنج و ملال کا اظہار کر رہی ہے۔ اور تمام اخبار ایسی ہی خبروں سے لبریز ہوکر چھپ رہے ہیں سچ ہے ایسے ہی لوگوں کا جینا مبارک ہے ؎

آنچناں زی کہ بعد مردن تو
ہمہ گریاں بوند تو خنداں۔

پیسہ اخبار

سگریٹ کی کھپت

ہندوستان میں ولایتی سگریٹ کس افراط سے داخل ہو رہے ہیں۔ مال درآمد کے تجارتی نقشے سے ظاہر ہے کہ جہاں ۳۱ مارچ ۱۹۰۹ء کے سال میں پونے اٹھاون لاکھ روپیہ کے سگریٹ ممالک یورپ سے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے وہاں ۳۱ مارچ ۱۹۱۰ء کے ختمہ سال میں پونے چھپن لاکھ روپیہ درآمد ہوئے۔ اگرچہ ماہ فروری گذشتہ میں مشہور تھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ولایتی تماکو اور سگریٹ وغیرہ پر محصول درآمد کی شرح اضافہ کرنا چاہتی ہے تو بھی ماہ مارچ میں اُن کی درآمد میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادتی واقعہ ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ ان کا استعمال ہندوستان میں کس طرح سے بڑھتا جاتا ہے۔ کیا یہ تہذیب کا نشان ہے؟

گلدستۂ اخبار

ہمارے حضور ملک معظم نے اہل ہند کے پیغام میں اعلان سنہ ۱۸۵۸ء کی مزید تصدیق فرمائی ہے۔

ہندوستان میں بھی قیدیوں کو معافی دیجاویگی اس کا اعلان حضور وائسرائے فرماوینگے۔

سمرالہ (لودیانہ) کے دو دیہات پر دو دو سال کے لئے تعزیری پولیس قایم کرنا منظور کیا گیا۔

انبالہ کے موضع راٹور پر تعزیری پولیس کا جرمانہ اور ایک سال کے لئے بڑھایا گیا۔

ریاست خیرپور سندھ کے حضور میر امام بخش خاں نے ملک معظم کے بت یادگار کے لئے ایک لاکھ دیا۔

ملک معظم قیصر ہند نے جو پیغام اپنی عالم گیر رعایا کے نام نافذ فرمایا ہے وہ لندن میں شایع کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے والیان ریاست و باشندگان کے نام بھی مہربانی کا پیغام ارسال کیا گیا ہے۔

مادر مہربان ملکہ الیگزنڈرہ نے لندن میں ایک مشہور افواہ کی تردید شایع فرمائی۔ انکا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ اپنی بقیہ زندگی ڈنمارک میں بسر کریں۔ بلکہ حضور ممدوحہ فرماتی ہیں کہ وہ انگریز دلوں ہی میں رہیں گی۔ جنکو وہ کمال دل سے پیار کرتی ہیں۔

فیروزپور کے فوجی گورہ جونس کی پھانسی کی سزا بحکم پنجاب گورنمنٹ عمر قید میں تبدیل کی گئی ہے۔

ڈاکخانہ سیونگ بینک میں ۳ فی صدی سود پر ۲۰۰ روپیہ تک جمع کرا سکتے تھے اب ۵۰۰ تک بڑھایا گیا ہے۔

الہ آباد کے مقدمہ سیڈیشن کے ملزم لدھارام نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب یہاں راج ہمارا ہوگا۔ خیالی پلاؤ۔

تمام دنیا کی موجودہ تخت گاہوں میں سب سے پہلا تخت اصفہان اور سب سے پہلی مملکت ایران ہے۔ جس پر اس وقت نابالغ بادشاہ سلطان احمد مرزا حکمران ہے۔

شاہ ایران کے پاس جیسا خیمہ اور شامیانہ ہے تمام دنیا میں کہیں نہیں۔ اس کا نام سراپردہ نادری ہے اور نادر شاہ والئے ایران جو ۲۴ کروڑ کی جواہر ہندوستان سے لے گیا تھا وہ سب اس میں نصب ہیں اور تمام چوبیں مرصع ہیں قیمت کا کوئی حساب نہیں۔

شاہ ایران کے پاس جیسا قیمتی اور کثیر جواہر ہے اس کے برابر تمام یورپ کے بادشاہوں کے جواہرات ایک جگہ ملنے سے اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔

لوکل

کون نہیں جانتا کہ انتظام ڈاک پر سب انحصار ہے۔ خاصکر بیوپاریاں کا تو اسی پر دار و مدار ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز تجربہ کار اور خلق مجسم لالہ امرناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات لودیانہ ڈویژن نے یکم مارچ سنہ ۱۹۱۰ء سے یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ چٹھیات کی رجسٹری اور پارسل ہائے کی روانگی ۸ بجے شام تک سب آفسوں میں ہوا کرے اور ٹکٹ ولفافے و کارڈ وغیرہ بھی شام تک برابر فروخت ہوا کریں کیسی سہولیت اور آسانی کی بات ہے پہلے اگر ایک کارڈ کی ضرورت ہوتی تھی۔ یا کسی نے رجسٹری یا پارسل وغیرہ کرانا ہوتا تھا تو ہیڈ آفس میں جانا پڑتا تھا۔ اب یہ وقت بالکل رفع ہو گئی۔ باشندگان شہر لودیانہ کو لالہ صاحب کا خاص طور سے مشکور ہونا چاہئے۔

سردار اوتار سنگھ صاحب تحصیلدار پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک بڑے معزز اور خاندانی رئیس ہیں۔ سردار صاحب اعلیٰ درجے کے بیدار مغز۔ انصاف پسند اور خلق مجسم ہیں تمام اہلکاران محکمہ ان کے مشکور ہیں۔ اور اہل مقدمہ کو کوئی موقعہ شکایت کا نہیں ملتا۔ بلکہ وہ خوش جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ایسے نیک نیت اور انصاف پسند حاکم کو عرصہ دراز تک اس ضلع میں حکمران رکھے۔

مشن احاطہ سے جو سڑک چھوڑے کو جاتی ہے۔ مدت بعد اس کی قسمت کچھ کھلتی نظر آتی ہے۔ کنکر کی ڈھیریاں گروائی گئی ہیں۔ امید ہے کہ منتظمان میونسپل کمیٹی اس کو جلد اور عمدہ طور سے تیار کراوینگے۔

سُنا ہے کہ جناب خانصاحب محمد ظفر خاں صاحب مروت تحصیلدار لودیانہ کی عمدہ خدمات کے صلے میں ۲ جون کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں) ایک بیش قیمت تلوار ولایت سے آئی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز اور رحم مجسم ڈپٹی کمشنر صاحب ایک دربار عام میں یہ صلہ ان کو عطا فرمائیں گے۔

۲

اشتہار

سنڈے سکول کا سالانہ امتحان

سنڈے اسکول کا سالانہ امتحان بروز شنبہ بتاریخ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوگا جس کسی کو امتحان دینا ہو وہ اپنے سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی معرفت پادری جے۔ ایچ آرتھن صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ٹی۔ آنریری ایگزیمنیشن سکرٹری مقیم جالندھر شہر سے تشریح مضامین سوالات قبل از ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۰ء منگوا سکتا ہے۔ تاکہ تمام اخراجات ضروری مثلاً چھپائی سوالات ورزلٹ رپورٹ اور سارٹیفکیٹس کا کامیاب امیدواروں کے پاس پہنچانا وغیرہ وغیرہ پورے ہوں تجویز قرار ہوئی ہے کہ حسب ذیل کی قیمت بذریعہ وی پی کے وصول کی جاوے تحریری امتحان کیلئے فی پرچہ ۱ پائی ۲ تقریری امتحان کیلئے فی پرچہ

المشتہر:۔ پادری فریڈرک جے۔ نیوٹن صاحب ہوشیارپور

ضرورت! ضرورت!!!

مجھے اپنی ساڑھے تین سالہ لڑکی کیواسطے ایک نرس کی ضرورت ہے تنخواہ عہ/ ۱۵ روپے خوراک و مکان مفت ملینگے۔ اگر خانہ داری کوئی اور رشتہ دار ساتھ ہو اردو و انگریزی لکھ پڑھ سکے تو اسکو بھی ۲۵ روپے ماہوار کا کلرک بنا دیا جاویگا۔ درخواست کا پتہ۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپئے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے۔ اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد او عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو وانگریزی مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان وپنجاب " ۱۱ر
غیر ممالک سے " ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۱ر	۱۴ر	ے
چوتھائی کالم	۱۴ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں

اعلیٰ عرق کافور

جبکہ کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی لپکا پڑجاتی ہے۔ اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی لیکر گھر میں ڈال رکھتے ہو۔ یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد عثر وڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے یہہ عرق ولایتی پودینہ کے ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کیلئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی گھبراہٹ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ) +

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگاکر ملاحظہ کیجئے +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن۔ نمبرہ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ
۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گردونوں وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ۱۰ عہ تک کرونول نعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ - عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے . . عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک +

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُن کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سال میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کررہے ہیں ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم وہیری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہی ضعف بصارت تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبارہ۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے امراض میں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت اس لئے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو عا روپیہ ممیرے کا سفیدا اعلے قسم فی تولہ تین عہ روپئے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عنہ روپیہ + خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب



پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائیل برادرز چھپا اور شایع ہوا +